سوال

قرآن(1)نا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یام کے اندر قرآن ختم کرنا شرعا درست ہے؟اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا معمول تھا؟ صحیح احادیث کی رو سے وضاحت فرمائیں۔ (محمد افضل، مرید کے)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

تہ!

ہد!

ی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث کی رو سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی ایک رات میں قرآن حکیم ختم نہیں کیا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت مختلف اوقات میں مختلف ہوتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی زیادہ قرآن پڑھتے اور کبھی کم۔ چند ایک احادیث ملاحظہ ہوں۔

ہے1 :

"عن حذیفۃ قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فافتتح البقرۃ فقلت یرکع عند المائۃ ثم مضی فقلت یصلی بہا فی رکعۃ فمضی فقلت یرکع بہا ثم افتتح النساء فقرأہا ثم افتتح آل عمران فقرأہا- ص 537- یقرأ مترسلا إذا مر بآیۃ فیہا تسبیح سبح وإذا مر بسؤال سأل وإذا مر بتعوذ تعوذ ثم رکع"

(صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین (772) نسائی 3/226 مسند احمد 5/382 ابن ماجہ (897) ابوداود (871) شرح السنۃ 4/20)

کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ بقرہ شروع کی۔ میں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو آیت پر رکوع کریں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم جاری رہے میں نے سوچا یہ سورت ایک رکعت میں پڑھیں گے، مگر آپ جاری رہے۔ میں نے کہا شاید یہ پڑھ کر رکوع کریں گے۔ پھر آپ صلی اللہ

ہے2 :

صلی اللہ علیہ وسلم فَأَطَالَ حتی ہَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْءٍ، قِیلَ : وما ہَمَمْتَ بِہِ؟ قال : ہَمَمْتُ أَنْ أَجْلِسَ وَأَدَعَہُ"

(صحیح مسلم کتاب المسافرین 1/537(773)

ملی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے قراءت لمبی کر دی۔ یہاں تک کہ میں نے غلط معاملے کا ارادہ کر لیا۔ آپ سے کہا گیا: آپ نے کیا ارادہ کیا: کہنے لگے۔ میں نے ارادہ کیا کہ بیٹھ جاؤں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دوں۔"

ہیں3 :

لا أَعْلَمُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ کُلَّہُ فِی لَیْلَۃٍ"

(مسلم کتاب الصلوٰۃ المسافرین (139) المغنی لابن قدامہ 2/612)

ں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات میں پورا قرآن پڑھا ہو۔"

رمایا4 :

القرآن فی شہر قلت إنی أجد قوۃ، حتی قال فاقرأہ فی سبع ولا تزد علی ذلک"

(بخاری مع الفتح 9/95 کتاب فضائل القرآن : باب فی کم یقرء القرآن؟ مسلم کتاب الصیام (1159) باب النہی عن صوم الدھر)

ں قرآن پڑھ، میں نے کہا: میں (اس سے کم وقت میں پڑھنے کی) قوت پاتا ہوں یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات دنوں میں پڑھ اور اس سے زیادہ نہ کر۔"

، بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مزید رخصت دیتے ہوئے فرمایا:

قہ من قرأ القرآن فی أقل من ثلاث"

(ابوداود کتاب الصلوٰۃ باب تحزیب القرآن (1394) ترمذی مع تحفۃ الاحوذی 4/63)

، تین دن سے کم میں قرآن پڑھا اس نے اسے نہیں سمجھا۔"

تھے5 :

لی اللہ علیہ وسلم لا یَقْرَأُ الْقُرْآنَ فی أَقَلَّ من ثلاثٍ)

(ابن سعد ١/٣٧٦ کتاب اخلاق النبی صلی اللہ علیہ وسلم لابی شیخ (281) بحوالہ صفۃ صلاۃ النبی للشیخ الالبانی /120)

ی اللہ علیہ وسلم تین دن سے کم میں قرآن نہیں پڑھتے تھے۔ "

زمایا:

"اقرءوا القرآن فی سبع ولا تقرءوہ فی أقل من ثلاث" (فتح الباری 9/97)

ر کو سات دنوں میں پڑھو اور تین سے کم میں نہ پڑھو۔ "

ادیث صحیحہ سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات میں قرآن مجید ختم نہیں کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین راتوں سے کم میں قرآن مکمل نہیں کرتے تھے۔ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی فرمایا کہ جس نے تین دن سے کم میں قرآن پڑھا اس نے اسے سمجھا نہیں۔ لہذا مختار م

ر أحمد وأبی عبید وإسحاق بن راہویہ وغیرہم "

(9/97)

ر، امام ابوعبید اور امام اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے اختیار کیا ہے۔ "

ں 4/63 میں رقم طراز ہیں:

وَالْمُخْتَارُ عِنْدِي مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الْإِمَامُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ بْنُ رَاهْوَيْهِ وَغَيْرُهُمَا وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ "

یک مختار مذہب وہ ہے جسے امام احمد اور امام اسحاق بن راہویہ وغیرہما نے اختیار کیا ہے۔ "

ں رحمۃ اللہ علیہ میں سے کئی افراد سے تین دنوں سے کم میں قرآن پڑھنے کا ذکر کتب احادیث میں ملتا ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اور حکم سب پر فائق ہے ممکن ہے ان اسلاف کو یہ معلوم نہ ہو۔

ں 1988ء)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

کتاب الصلاۃ۔ صفحہ نمبر 1572 جلد 2

محدث فتویٰ